باتون باتون مین کیا اوس نے بات ایسی چھیڑی — کہتے کہتے دل سے حرفِ مدعا جاتا رہا

غیر پوچھے ہے تو کہتے ہین سب مجھے — آپ بھی بندہ کے عشاق مین ہین

حضرتِ ناصح دل اوس بیدرد کو دون یا نہ دون — آپ تو کہیے کہ اسمین آپکی کیا رائے ہے

سنکے دیوانہ مجھے قتل کیا اور بولے — ایسی رسوائی کے جینے سے یہ مرنا اچھا

عبث رقیب کی تعریف مجھسے کرتے ہو — یہی نہ کہدو کہ اوٹھہ جاؤ میری محفل سے

جانتا ہے او نہین اے شکوہ بیرحمی یار — تا لب آکے خبردار دعا ہو جانا

نواب تخلص نواب کلب علی خان بہادر والی رامپور ترجمہ ایشان در نگارستان سخن بہ بسط مذکور است و نیز بجہت شہرت تام حاجت بیان ندارد درین فن دستگاہ بلند و مہارتے ارجمند نصیب ایشان است استفادہ از منشی امیر احمد امیر دارند چہار دیوان از افکار ایشان ترتیب یافتہ بطبع رسیدہ مطبوع گردیدہ بیتے چند از انہا پیش نظر سخنوران است ستایش آنہا نتوان کرد ہر چہ در شعر باید و شاید موجود است و بر ارباب نظر واضح و لائح

مرے ہی سامنے اغیار کی ہنس ہنس کے باتین ہون — مجھی سے ہو پھر اولٹا شکوہ میری بدگمانی کا

قابلِ دید ہے دن حشر کا پر اے نواب — سیر ہو جائیگی دونی جو کہین تو آیا

فرشتے عرش کے بے اختیار رو دینگے — تڑپ کے ہمنے اگر سوئے آسمان دیکھا

کیا یہان سے وہان سوا ہوگا — حشر مین بھی یہی خدا ہوگا

بچا ہوا تھا جو کچھہ تیری چال سے فتنہ — بدل کے رنگ وہی گردشِ زمانہ ہوا

وصال کا ہو جو وعدہ تو موت سے بھی کہون — کہ آج شب کو تجھے مین نہین بلانیکا

بے نشانی تجھے مبارک ہو — وہ پتہ پوچھتے ہین تربت کا

پہلے منہہ دیکھو آرسی مین تم — پھر سبب مجھسے پوچھو حیرت کا

دلِ پژمردہ کو بھی رو لین گے — وقت ہوگا جو کوئی فرصت کا

ایسے حسرت کی نگاہوں سے بلایا مین نے
کہ مرے قتل کو روتا ہوا جلاد آیا

وصل کا وعدہ نکر ناوقت آخر ناز سے
ورنہ جینے کے لیے اک آسرا ہو جائیگا

گالیاں روز تمہین پر ہمنے سنا ہی نواب
اور کچھ شکوہ ہوا آپکا اعزاز نیا

بعد اک مدت کے اونسے ہائے یہہ بہیجا جواب
ہم نہ سمجھے کوئی مطلب آپکی تحریر کا

حضرت نواب زاہد پر ترحم واہ واہ
حکم ہو اسکے لیے تو حشر تک تشہیر کا

چرخ سے آتی ہے ادسوقت بلا جب سے
پوچھ لیتی ہے پتا آپکے شیدائی کا

کل جو مقتل مین اداسے وہ ستمگر آیا
مین بھی تھامے ہوئے اپنا دل مضطر آیا

کس نے نواب پکارا تجھے جو تو گھر سے
ہاتھہ باندہے ہوئے رومال سے باہر آیا

تم بر مین ہو تو گھر مین پھٹکنے ندون کبھی
آفت تو کیا ہے آئے اگر آسمان آپ

کہتی ہے جسکو فتنۂ محشر تمام خلق
ڈرتا ہون وہ بھی کوئی تمہاری ادا نہو

انتظار نامہ بر مین ایک مدت ہوگئی
روز پہرا آتا ہو نہین دو چار منزل دیکھکر

وہ چیز نہین دل کہ مین دیتا تو نہین دیدون
مانگو تو ذرا ناز سے پہلو مین مچل کر

دل روز نیا مانگو نہین کچھ یہہ بڑی بات
دونگا مین اسی دلکو تمہین پھیر بدلکر

لیا ہے چشم ترنے خون عالم اپنی گردن پر
ذرا تم بھی تو رو دو حسرتوں سے میر شیون پر

سینہ مین رکھہ لین ذرا دلکی تسلی کے لیے
کہا نہ جائینگے ترے نشتر کو ای فصاد ہم

قاصد کو بھیجتا ہون تو شوخی کی راہ سے
پہلا ہی نامہ بھیجتے ہین وہ جواب مین

پوچھو تو کوئی بات مرے ڈہب کی مجھسے تم
دیکھو تو پھر مین کہتا ہون کیا کیا جواب مین

عجب حسرت سے دیکھا ہی سوے جانان دم آخر
رہیگی یاد اوسکو بھی نگاہ واپسین برسون

ترے کوچہ مین ہی مدت سے ہمیں نزع کا عالم
گھڑی ساعت کا نقشہ ہمنے دیکھا ہین برسون

خواہش کرون وفا کی جفا کا گلا کرون
تم ہی سے بس مین ہو تو خدا جانے کیا کرون

سو ظلم ہم پر اب تو ہین پر کچھ بھی یاد ہے
کہنا وہ بے بسی مین کہ اللہ کیا کرون

ہوتی ہے رات وصل کی جس گہر مین اسخیا
اتنی دعائین مانگین عدو نے کہ چہن گیا
خواہین ہی جو طلب کرتے ہین تو شوخی سے
عاشقونکو نہ ستا بہر خدا اے ظالم
بناوٹ شب کے تو سب لوگ دیکھتے ہین مگر
خدا جو پوچھتا ہی حال حشر مین تو ہم
یار آتا ہے تصدق کے لئے ای واعظ
غیر کے وصل کا اوس دن مجہے آئیگا یقین
افسوس اپنے جی سے بہلائے اوسیکو تو
شہرت تمہارے جور و ستم کی ہو کسطرح
واعظ بیان کرتا ہے حورونکی گرمیان
ہر بات مین نکلتے ہین پہلو نئے نئے
ہو قصر خلد ہی تو نہین قابل پسند
چھپاؤ شوق سے تم راز الفت کچھ نہین پروا
مجہے دیکھتے ہو عبث چارہ سازو
کیا جانے نامہ بر نے مرے مجہسے کیا کہا
لے بھاگین تو خشتین نہ کہین میری لاش کو
پڑ گیا رعشہ دست قاتل مین
ہوتے ہین ایسے سیم قد بہ کہ بول اوٹھے
ذرا سی بات پر مر جاتے ہین دم بہر مین حسرت سے
نہین ہم قابل الفت تو شاید.

اوس سر زمین پر کوئی کیا آسمان نہین
تھوڑا سا تہا اثر جو مری دل کی آہ مین
مجہہ سے پہلے وہ رقیبونکو بلا لیتے ہین
ان فقیرونکی تو سب لوگ دعا لیتے ہین
ہم اونکی بگڑی ادائین سحر کو دیکھتے ہین
نگاہ یاس سے اوس فتنہ گر کو دیکھتے ہین
دے ذرا بہر خدا اپنا ہی ایمان مجھکو
پیار کر لوگے کسی دن جو مری جان مجھکو
جس دلکو تیری یاد مین اپنی خبر نہ ہو
تشہیر مری لاش اگر در بدر نہو
ایسے مین سیر ہو جو وہ گرم خرام ہو
سوچو تو کسطرح کوئی پہر بدگمان نہو
جس گھر مین درد دلسے کوئی نوحہ خوان نہو
خبر کر دینگے دو نالے ہے ساری خدائیکو
ذرا میری آنکہونسے قاتل کو دیکھو
پہلو مین دل اوچہلنے لگا کیون خبر کیے ساتھ
پہناؤ بیڑیان بھی عزیزو کفن کے ساتھ
اضطراب دل و جگر کو دیکھ
ذرا پوچھو تو یہ کس کشتہ حسرت کی تربت ہے
سمجہ رکہو اسی تم عاشقونکی یہ بہی عادت ہے
ملایک آئینگے عرش برین سے

گئے وہ غیر کے گھر ہمنشینو
غضب حسرت بھری ہے اسمین ظالم
ہم ہی کو قتل کرنا سکر اگر
اتنے دن بھی گذر ہی جائینگے
تم اے خضر لو راستہ اپنے گھر کا
یہہ آیا کون کہ آتے ہی جسکے محشر مین
قتل کے بعد رحم آتا ہے
طلب ہے لطف سے توڑنا تغافل سے
ہاتھ رکھ لیتے ہین آنکھون پر وہ کس انداز سے
ادا سے بگڑنا لگاوٹ سے ملنا
ہوا ہے مدتون مین وہ ستمگر مہربان اپنا
کہو رقیب کی زیادہ سے کہ دم بھر کو
ہائے بیجری قاتل کی شہادت کے لئے
ہوا ہے عزم الہی سوے عدم میرا
عدو کا خط سمجھکر نامہ قاصد سے لیا لیکن
سمجھونگا مین اے چارہ گر وہ گر مرے دل سے
کہے گا مرحبا کون اے اجل تیری اداؤنپر
کعبہ جاتے تو ہو لیکن نواب
تا مجھکو نہ امید ہوا سواسطے نواب
تم سے غیر کے جھگڑے مین عبث بول اوٹھے
بیٹھے جی بات نہ پوچھی کبھی اب مرکے بعد

قیامت کو بلا لاؤ کہین سے
ذرا بچنا نگاہ واپسین سے
پھر اولٹا اوسکا شکوہ بھی ہمین سے
کاش ہو وعدہ روز محشر کا
خدا جانے ہے دھیان مجھکو کدھر کا
ہر اک طرف سے اوٹھا شور دادخواہی کا
یہہ سر بتہ ہے ہمارے قاتل کا
ادا سے لیتے ہین سب کام وہ اشارونکا
تذکرہ کرتا ہے جب کوئی کسی بیمار کا
یہہ انداز بھی ہے نرالا کسی کا
بنائے اور عالم مین مکان اب آسمان اپنا
ہماری آہ کو دیدے ذرا اثر اپنا
نام خود ہمنے لکھا ہے سر محضر اپنا
بتا تو کون سے دلمین رہیگا غم میرا
بہت بگڑے لفافہ سے جو خط میرا نکل آیا
ارمان کوئی بہرہ پیکان نکل آیا
جو مرتے دم بھی مجھکو غمزۂ قاتل پسند آیا
کیا کروگے جو صنم یاد آیا
غیر رنسے بھی محفل مین اشارا نہین ہوتا
دیکھ لی ہوتی ذرا آج شرارت میری
پوچھتے پھرتے ہین ہر ایک سے تربت میری

اے پری دے تو ذرا ناز سے اک جام مجھے
کہ سمجھتے ہین بہت نیک مے آشام مجھے

یہی اندیشہ ہے اب کون مریگا تجھ پر
مرگئے پر یہی نہین گور مین آرام مجھے

آجتک سے ترے طعنونسے نہ پی تھی واعظ
اوس نے منگوائی ہے لے ابتو پلا تھام مجھے

کیسے کیسے تری وصلت مین مزے لوٹو نہین
زندہ رہنے دے اگر لذت دشنام مجھے

ایسی حورون کو ہمین سے ہے سلام
جنکا واعظ بہی تمنائی ہے

آتے آتے پھر گیا مسجد سے وہ
واعظون کی آج عزت رہ گئی

پہلے روتے تھے حبان کو لیکن
ابتو آنکھون کا اپنی رونا ہے

بسمل کی تڑپ پر نہین الزام ذرا بہی
طاقت نہین خود ساعد و بازو مین تمہارے

ہوتا نہ حیا پر شب وصل اونکو بھروسا
واقف وہ اگر ہوتے مری بے ادبی سے

دیکھنا جنکا گوارا نہین مجھکو دم بھر
ہائے وہ بھی نگہ ناز کے بسمل ہونگے

یہہ نہ سمجھے تھے کہ اک عمر کے شکوے دلسے
دو ہی باتو مین ترے پیار کے زائل ہونگے

اغیار سے جو لطف تھا ملنے مین وہ تنہا
یون ملنے کو تو تجھسے بہی وہ بارہا ملے

قاصد کی کچھہ خبر نہین نواب کیا ہوا
پرزے تو خط کے راستہ مین جا بجا ملے

امید وصل ترے صدقے آج پرسش کو
وہ آتے ہین سر بالین ذرا سنبھال مجھے

کسی پر دم نکلنے مین تو یہہ سختی نہین ہوتی
مرے سینہ سے پیکان آپکا شاید نکلتا ہی

لے تو چل اوس بزم مین اے شوق دید
دیکھہ ہی لینگے اوسے دل تھام کے

ہجوم شوق مین جب دلکی آرزو نکلے
کہ پردہ کعبہ کا اولٹو وہان بہی تو نکلے

تمہین تو ناز تھے نواب پارسائی پہ
تمہارے گھر مین تو مے کے کئی سبو نکلے

کیا کہتے ہو تم ہمسے کہ کیون غیر کے گھر آئے
دیوانون کا کیا پوچھنا آئے جدہر آئے

کسکی یہہ شب وصل ہے جو شور مچائے
سورج نہین ڈوبا ہے کہ مرغ سحر آئے

دے عمر دوبارہ تو ہون قربان الٰہی
مقتل مین ہے اک غل کہ وہ بار دگر آئے

اللہ رے تری شرم کی شوخی کہ وقت دید
چوری چھپے نگاہ کرینگے وہ کیا ادہر

وصل کی تجھ سے جن انشا سے ٹھیری ٹہگی
عیش کا نام نہ لیتا کبھی عالم مین کوئی

کون اوٹھائیگا لطف ناکامی
غیر کو تجھ سے بسم دیکھینگے

خفا ہو کیون مرے نالون سے تم خوشی کی جگہ
ملاتے یار تو نواب اتنے خوش کیون ہو

تو بھی کچھ قدر کر اسکی کہ ہوا سے ظالم
وصل مین اوس سے بگڑ جائے تو اپنی تو غضب

ستاتا ہے ہر دم نئے رنگ سے
تجھکے حال سنکے اوس بزم مین کیا ہمکو خبر

رات بھر وصل مین کروٹ بھی نہ بدلی تمنے
سنکے فریاد مری جانب خنجر دیکھا

اوس حیلہ گر نے کو تہی شب کے شکوہ سے
دیا ہے بوسہ اوسنے پھر او تو ہم جانین

آزار ندین تمکو کہ رسوا نہ کرین ہم
ہم تو جب جانینگے یہ زہد تمہارا نواب

جنکا رونا تھا مجھے وصل مین اونکی آگے
دل دیا تھا جسے نواب نے روز اول

ابھی تو بھولے ہوئے ہو مگر یہ یاد رہے

کیا کیا نگاہِ ناز کو چوری لگا گئی
تجھسے تو میری موت بھی آنکھین چرا گئی

ہائے کیا اونکے یہان عیش کے سامان ہونگے
ہم سے دو چار بھی ہوتے جو رولانیوالے

ہم اگر تجھسے کامیاب ہوئے
کس کی آنکھون سے یہ ہم دیکھینگے

تمہین تو قتل کو یہ خوب ہے بہانہ ملا
خدا ملا کوئی دولت ملی خزانہ ملا

بعد اک عمر کے ایسا دلِ مضطر پیدا
تو اداؤنکے مرے حق مین قضا ہوجانا

زمانہ بھی تیری ادا ہوگیا
اوس سے آگاہ ہین اپنا جو کچھ اعزاز ہو

یہ بھی دل لینے کا شاید کوئی پہلو ہوگا
نہ ہوا اس سے بھی خاموش تو ہنسکر دیکھا

رکھا ہے اپنا وصل قیامت کی رات پر
یہ دل نہین ہے کہ لیجاؤ مسکرا کر تم

ہم تم سے ہون تم ہم سے تو کیا کیا نکرین ہم
آئین وہ ناز سے اور تمکو مراتب دیکھین

اب وہ نالے شب ہجر انہین مزا دیتے ہین
پھر وہی آتا ہے اب دیکھئے کیا دیتے ہین

نہ ہونگے ہم تو کہوگے وہ یاد آتے ہین

جب مین نے کہا ظالم او ٹھائے نہین جاتے
غیر کے آگے نہین چھیڑتے ہو تم مجھکو
دہوم ہے حشر نے برہم کیے دونون عالم
ادا سے ناز سے غمزہ سے مسکرانے سے
گر سادگی پسند ہے تمکو تو بیجد ر
لیا ہے وصل کی شب جس ادا سے دل امیر
جسپر ہزار ناز تھے نواب کو وہ دل
دلکو تڑپنے سے تسلی ہوئی
ہر چند تھا عتاب عدو پر وہان مگر
بھولے بنے تو ہو مگر اتنا تو سوچ لو
عشق آفت ہی سہی ناصح مگر
مرنا بہت ہے مشکل کہتے ہو منہہ بنا کر
جذب دل کھینچ تو لا مین ترے صدقے جاؤن
اجل کی سختیو نکو کون دیکھے چشم حسرت سے
جتایا عشق تو انجان بنکے بول اوٹھے
تم عبث فریاد سے گھبراتے ہو وقت اخیر
راز وصلت نہ بتاؤن تو کرون کیا ظالم
شب فراق یہہ کیا سوجہی ہے فرشتو نکو
گو نہین سمجھتے پر میرے جلانیکے لئی
نواب مر کہین کہ یہہ قصہ تمام ہو
چرچا وہان بھی کچھہ ہو ہر دم مصیبتو نکا

جھنجلا کے یہہ کہنے لگے پھر ہمکو ستایا ہو
انہین باتون سے تو ہوتا ہے تو ہم تم مجھکو
بیجد و تم بھی ذرا اپنی خود آرائی کو
وہ دل کو لیتے ہین ملجاتے جس بہانے سے
اپنا بناؤ میرے مقدر کے واسطے
جو دیکھہ پاؤ تو صدقے ہو اوس ادا کے تم
دو ہی اداؤن مین تری پامال ہو گیا
درد جگر بڑہ کے دوا ہو گیا
دو چھڑ کیونکو سنکے یہان کام ہو گیا
کیا ہو گا گر کسیکو کبھی پیار آ گیا
کیا کرین بیساختہ دل آ گیا
صدقے تمہارے منہہ کے دیکھو تو مسکرا کر
رک گئے ہین وہ ادا سے مشتعل آ کر
بندہی ہے ٹکٹکی اپنی نظر ہے جو حیا ان پر
یہہ باتین جھوٹ ہین ہم تمکو خوب جانتے ہین
ہو چکا جھگڑا یہی دو چار آہین ور ہین
کہ تجھے غیر ترے سر کی قسم دیتے ہین
کہ آسمان کو گردش سے تھام لیتے ہین
روز غیرونکو وہ اک نامہ لکھا کرتے ہین
دن رات تیری جیب مین کب تک رفو کرین
جنت مین بھی آلہی ایسا ہی آسمان ہو

بہت ہی ناز تمہیں اپنے صبر پر نواب
وہ شوخ ایسے مین آجائے تو تماشا ہو

سو خطا مین تو مین خود اپنی بتاتا ہون تجھے
زندہ جب چھوڑ کہ میری کوئی تقصیر نہو

یہہ حکم ہے مرے قاتل کا ابتو مقتل مین
کہ وقت ذبح بھی بسمل کو اضطراب نہو

عشق پنہان کا جو دعوی ہو تو ہو محشر مین
بات کس کام کی جو چار مین مشہور نہو

ادا سے بولے مجھکو قتل کرکے
یہہ کسکی لاش ہے اسکو اوٹھا لو

کیا کچھہ کرے یہہ فتنہ گر نواب اوسکو دیکھکر
تم دونون ہاتھونسے ذرا ﷲ دلکو تھام لو

غیر سے بھی یہی عادت رہی نواب اوسکی
منع ہرگز نہ کرو وصل مین شرمانے دو

مرنیکو کہہ چکا ہون مین صبح شب وصال
اب آبرو ہے میری آلہی سحر کے ہاتھہ

بنکر شگفتہ غیر کو افسردہ تو کرون
پرکسطرح چھپاؤن مین صورت ملال کی

لینا سر سجادہ وضو کرکے ادب سے
حرمت ہے بہت رندونمین نواب سبو کی

الواو

وحشت میر غلام علی خان خلف میر رحمت اللہ خان داماد مولوی رشید الدین خان مرادآبادی مولد در بنارس و شاہجہان آباد نشو و نما یافتہ از گرامی شاگردان مومن خان بود مضامین بلند می یافت چنانچہ خوش گفتہ است ہ

آئینہ مین حیرت صہبا کی سناتا ہون اوسے
ذکر سن سنکے رقیبون کی مے آشامی کا

منفعل ضعف جنونسے ہوئے ایسے کہ نپوچھہ
طوق آہن جسے سمجھے تھے گریبان نکلا

میرے مرنیکی خبر غیر کو یون دیتے ہین
مرگیا وحشت جانباز تری جان سے دور

دلمین عدو کے بڑھ گئی کیا الفت آپکی
کچھہ اندنو نہین پہلے سے لطف وکرم نہین

سن سنکے مجھسے شکوۂ لطف عدو کیا
اونکو تو کچھہ بھی رشک جفا وستم نہین

کیون نہ باطل سمجھون اقرارِ وفا
سحر ٹپکے ہے تری گفتار سے

گذرا اس اعتمادِ محبت سے مین خدا
مجھسے چھپائین کاش وہ الفت رقیب کی

کہین ہو رد جفاے یار کی ہم ہون بعد اسکے
مرے مرجانیکا اغیار کو اسواسطے غم ہے

بسکہ رنج افزاے طبعِ نازکِ جانان نہین
آسمان پر ہے دماغ اس آہِ بے تاثیر کا

وحشت مولوی حافظ رشید النبی فرزند مولوی حافظ حبیب النبی زیب تخلص از اولاد حضرت مجدد الف ثانی بود رحمۃ اللہ علیہ در سنہ ۱۲۷۴ھ درگذشت استاد مولوی عبد الغفور نساخ ست ؎

کہا نیکی تو مدت سے قسم کہائی ہے ہمدم
یہ غم ہے کہ کہاتا ہون کسی شکرپری کا

وزیر خواجہ محمد وزیر لکھنوی خلف خواجہ محمد فقیر سلسلہ نسبتش تا خواجہ نقشبند علیہ الرحمہ میرسد گزیدہ ترین شاگردان ناسخ بود بست دوم ذیقعد سنہ ۱۲۷۰ھ راہ عدم پیمود خوش فرمود ؎

سر مرا کاٹ کے پچھتائیے گا
کسکی پھر جھوٹی قسم کھائیے گا

جو کہتا ہون ترا بیمار ہون مین
تو کیا کہتا ہے کچھ اپنی دوا کر

چلا ہے او دلِ راحت طلب کیا شادمان ہوکر
زمین کوے جانان رنج دیگی آسمان ہوکر

اسی خاطر تو قتلِ عاشقان سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسفِ بے کاروان ہوکر

کیا غیرونکو قتل اوس نے موئے ہم رشک کے مارے
اجل ہی دوستو آئی نصیبِ دشمنان ہوکر

گذرا افلاک کے پار گیا لامکان تلک
او تیرِ آہ بے ادبی اب کہان تلک

وصل کی رات ہے بگڑو نہ برابر تو رہو
پھٹ گیا میرا گریبان تمہارا دامن

قتل بے شمشیر او ظالم کیا
آئینہ دکھلا دیا دو ہو گئے

وفا راے کنور کشن کمار تعلقہ دار اضلاع مرادآباد و بدایون ست و شاگرد منشی انوار حسین تسلیم سہسوانی ؎

وہ ظلم کرتے ہیں ہم واہ واہ کرتے ہیں
مثل ہے آن پھنسے ہیں نباہ کرتے ہیں
تکلف برطرف اے جان عالم اب یہہ سیاہی ہے
حیا کو تم سمجھ لو اور خردسی ہم نبٹتے ہیں

ہای ہوز

ہدایت ہدایت اللہ خان دہلوی اکتساب باطن از خواجہ میر درد درج نمودہ و نیز از خواجہ اصلاح سخن گرفتہ در سنہ ۱۲۱۵ھ ازین خاکدان رفت دیوانے گذاشتہ گفتارش صفائے دارد ؎

نہ رحم اوسکے ہے جی میں نہ دلمیں اپنے صبر
ہماری گذریگی کیونکر الٰہی کیا ہوگا
دیکھلو اسکی چشم مست کو دل تو بہک گیا
بس میری جان وہی پیالو نمین چھلک گیا
جسدم زبان پہ یار ترا نام آگیا
کچھ دلکو چین جان کو آرام آگیا

ہوس میرزا محمد تقی خان خلف نواب مرزا علی خان فیض آبادی در لکھنو اقامت داشت شاگرد مصحفی بود دیوانے دارد خوشگو بود ؎

نزع میں ہمنے عجب طرح سے دلشاد کیا
آئی ہچکی تو کہا اوس نے ہمیں یاد کیا
دی مجھکو درد عشق نے غم میں بھی اک خوشی
رونے پہ میرے دیر تلک وہ ہنسا کیا
رنجش کا اونہوں نے بھی کیا وقت نکالا ہے
مجھسے وہ بگڑتے ہیں جب خوب سنورتے ہیں

الیاء

یاس حافظ حفیظ الدین دہلوی بر حالش آگہی دست نداد ؎

جہانمین پھرتے ہیں ہم ہرطرف سراسیمہ
مگر یہہ کچھ نہیں کھلتا کہ آرزو کیا ہے

یاس خیرالدین دہلوی از مومن خان و ذوق دہلوی باستفادۂ این فن پرداختہ او راست ؎

اسطرف کو دیکھتا بھی ہے تو شرمایا ہوا	اب تلک ہے آنکھہ مین شب کا سمان چھایا ہوا
زانو سے یاس کہان اور سر دلدار کہان	ہمنشین بات وہ کر جسکا ہو کچھہ بھی سر پاون
ربط غیرون سے بڑہا مجھسے دغا چاہتے ہو	دلمین سمجھو تو یہہ کیا کرتے ہو کیا چاہتے ہو
عشوہ و ناز و ادا طعن سے کہتے ہین مجھے	ایک دل رکھتے ہو کس کسکو دیا چاہتے ہو
شربت وصل نہ پینے دو نہ سم کھانے دو	کیا قیامت ہے نہ جینے دو نہ مرجانے دو
بے ستم میرا وہ بیتابی سے در پر جانا	اور ترا ناز سے کہنا اسے مت آنے دو

یقین انعام اللہ خان خلف اظہر الدین خان سرہندی وطن دہلی مولد از اولاد حضرت مجدد الف ثانی بود قدس سرہ و از شاگردان میرزا مظہر علیہ الرحمہ در عہد بست و پنج سالگی بہ تہمت زنا از دست پدر خویش کشتہ شد دیوانے دارد طبع شگفتہ داشت ؎

ہر گھڑی صحرا نشینی پر نکر جرأت یقین	آ گئی تھی راس مجنونکو بیابانکی ہوا
بہار آخر ہوئی ہے ابتو سینے دو گریبانکو	یقین کرتا ہے کوئی اسقدر دیوانہ پن بسکر
اگرچہ عشق مین آفت ہے اور بلا بھی ہے	نرا برا نہین یہہ شغل کچھہ بھلا بھی ہے

فروغ اول تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فروغ دوم

در ذکر قافیہ سنجان ہندی جزاہم اللہ سبحانہ الخیر مشق سخن ہندی ہرچند اتفاق نیفتاد و فرصت تسخیر سبزان این قلمرو دست بہم نداد امّا سامعہ را از نواے طوطیان ہند حظّے وافر است و ذائقہ را از چاشنی شکر فروشان این گلزمین نصیبے متکاثر موزونان ہندی در بلگرام پنج کروہی قنوج فراوان جلوہ نمودہ اند و دماغ ہا را بہ رائحہ صندل تر شگفتگی افزودہ لہٰذا این فصل علیحدہ بہ تحریر رسید و شمامہ معطری بدست بوشناسان حوالہ گردید **شیخ شاہ محمد بن شیخ معروف فرملی** بلگرامی در روزگار اکبر بادشاہ صاحب ثروت و اقتدار بود و بحکومت احصار قیام داشت و در ہندی اوستاد کامل بود و گوسنہ نکتہ سنجی از اقران می ربود و در سرزمین ریری چندے بار حکومت محلی داشت روزے با فوج خود بعزم شکار بر آمد اتفاقاً از فوج جدا افتاد و عبورش بہ سر دیہی واقع شد در سواد آن دیہ دخترے صاحب جمال را دید کہ سرگین گاو را پاچیا نام دختر چنیا بود در ساعد خود زیورے داشت کہ آنرا در ہندی تانیت گویند و از ابریشم سیاہ دران تعبیہ کنند شیخ اشارہ بہ آن زیور کردہ گفت کہ خوب بہ نو بر کنول نشستہ است یعنی زنبور سیاہ و کنول نیلوفر را گویند ابریشم سیاہ را بہ زنبور و دست را بہ نیلوفر سرخ تشبیہ داد کہ در موزونان ہند مستعمل گشت

وعشق زنبور سیاہ بر نیلوفر نزد نکتہ سنجان ہند مقر رچنانچہ عشق بلبل بر گل عشق قمری بر سرو نزد اہل فرس چنپا بزبان شگفتگی جواب داد کہ بھنور نیست گو بروندہ است یعنی جعل کہ در سرگین پیدا میشود شیخ ازین جواب محظوظ شد ولطف طبع او را دریافت واو را براسپ گرفتہ در ربود وبخانہ آوردہ تربیت کرد واو در نظم ہندی فایق وور لطافت وظرافت بہ بدیہہ گوئی یگانہ برآمد تا بحدیکہ در نظم ہندی از شیخ شاہ محمد سبقت برد دوہا فراوان در سوال وجواب ہر دو میان جمہور مشہور است اکثر سوال از شیخ وجواب از چنپاست واین دلیل فزونی قدرت از چنپاست کہ سوال را فی البدیہہ جواب ہم می رساند روزے شیخ شاہ محمد وچنپا بر کنار دریاے نشستہ بودند شیخ شاہ محمد مصراعے گفت کہ

دوہا

سوال از شیخ دہوم جو اُوٹہت ترنگ مین یہہ اَچرج مَم آہِ

جواب از چنپا اَنَل رُوپ کُوئی کامِنی مجّن کر گئی سَاہَ

دہوم دخان ترنگ موج دریا اچرج تعجب مم مجھکو آہ ہے انل آتش روپ شکل وطرح کامنی زن حسین ونوجوان مجّن غسل ساہ اے شاہ محمد حاصل دوہا شیخ شاہ محمد نے چنپا سے بمصرعہ اول سوال کیا کہ موج دریا مین دخان کا نکلنا باعث تعجب ہے چنپا نے فی البدیہہ بمصرعہ ثانی جواب دیا کہ کوئی شعلہ رو نوجوان سوختہ آتش فراق اس دریا مین غسل کر گئی ہے

ایضاً سوال وجواب سورٹھا

سوال شیخ — سیام رَین مین کتہنا اوڑین چمکن کوٹ دس

جواب چنپا — مَن متہہ باری دیٹھہ تَن پیۃ تیۃ کہوجت پھرے

سیام سیاہ یعنی تاریک رین شب چمکن کرم شب تاب کوٹ بیشمار دس اطراف من متھہ آتش شہوت باری مشتعل ودیٹھہ نظر بن پیۃ بہ مہاجرت شوہر تیۃ عورت کہوجت پھریے جویان ہے حاصل دوہہ شیخ نے چمپا سے سوال کیا کہ اس شب تار مین کرم شب تاب بے شمار اطراف مین کیون پرواز کرتے ہین اوس نے بدیہہ جواب دیا کہ انکی نظرونمین فراق شوہر نے آتش شہوت مشتعل کی ہے لہذا اپنے مطلوب کو ہر چہار سو تلاش کرتے ہین ؛

ایضًا سوال وجواب سورٹھا

کِم درگ ڈہری سنار — مَم آیو بہایو نینَ

لینہین نین پکھار — مِلَن ہتی تو درس بَن

کِم کیون درگ چشم ڈہری پر از اشک ہوئے سنار زان نازنین و پارسا پکھار صاف کرنا مِلَن مُخبر حاصل دوہا شیخ شاہ محمد سفر سے آئے چنپا اونکو دیکہکر جوش محبت سے آبدیدہ ہوئی شیخ نے کہا کہ اے نازنین و پارسا میرا آنا تجھکو خوش نہ آیا چنپا نے فی البدیہہ جواب دیا کہ میری آنکھین تمہارے فراق مین غبار آلودہ ہورہی تہین لہذا مین نے آب دیدہ سے اونکو صاف کرلیا کہ تماشا ر مطلوب بخوبی تمام کرین *

دوہا

سوال از شیخ جل تھن بیراگ رپ ہاری باہن سوئے

چنپا دی پرہٹائے یہہ جو رتے تہاری ہوئے

جل تھن مسدد آب مراد از مسک بیراگ رپ خواب ہاری دور کرنے والی رتی رائے باہن سواری حاصل دوہا شیخ نے یہہ دوہا لکھکر اندر مکان کے چنپا کے پاس بھیجا کہ جو شے مسک دشمن خواب اور میری سواری ہے اگر تیری رائے مین مناسب ہو تو بہیجد و مراد افیون طلب کی ✤

روپ گنواون جگ ہسن تجہے کام کی کہاد

جواب از چنپا ہون تہہ پوچہون ساہ یہہ کہان بسا ہے بیاد

روپ گنواون خراب کنندہ حسن جگ ہسن باعث خندہ خلق تجی کام کی کہاد قاطع شہوت بسا ہے خرید کی بیادہ بلا ونما زندہ حاصل دوہا چنپا نے افیون بہیجدی اور کہا کہ یہہ بلا خراب کنندہ حسن و باعث خندہ خلایق و قاطع شہوت آپ نے کہان سے خرید فرمائی ہے ✤

دوہا شیخ شاہ محمد

کہپ درشٹ اور کنج من سہج بہ لوانت

بہر کی ہوی کوت سنجری تب بہنتی بہگونت

دوہا ایضاً

کج چہوٹی تیہ سیس شون بپ کچ رہی اٹنگ

مانو کہین نکاس ... تین اطہر ستہ پنچ ... ہو ...

کچ ہوے سر ب دونو کچ پستان آتنگ بلند کچن کلس سبو چہ طلائی
امرت آب حیات بھونگ مار سیاہ حاصل دوہا موے سر معشوقہ
کھلے ہوے دونون پستان پر اونچے پڑے ہین گویا مار سیاہ سبوچہ طلا سے
آب حیات پیتے ہین ؞

دوہا ایضاً

چھپ ترا ین چہر نس مانگ بنک گج راہ

بدن چند دن دیکھت ام کر بھولو ساہ

چھپ گل ترا ین ستارہ چھپر یا رچہ چونری برنگ سیاہ نس شب گج راہ
کہکشان بدن چہرہ حاصل دوہا شیخ شاہ محمد دن مین رات کو ثابت
کرتے ہین کہ معشوقہ پارچہ چونری سیاہ گلدار سفید جو پہنے ہوئے ہے اوسکے گلہا
کو ستارہ اور اوسکی زمین سیاہ کو شب اور مانگ کی خوبی و صفائی کو کہکشان
اور چہرہ کو ماہتاب قرار دیکر کہتے ہین کہ روز روشن مین رات دیکھکر شاہ متعجب
و خود فراموش ہوگیا ؞

دوہا ایضاً در صفت موے سر

ال مالا ببن گین اہ کل درِی پتار

مرگ مدکرن گو چھولی بدن پاس تو بار

ال مالا زنبور ہاے سیاہ ببن جمع صحرا اہ کل اقسام مار ہاے سیاہ
دری پوشیدہ ہوئی پتار زیر زمین مرگ مد مشک کرن ہر دو گوش
[illegible] اس [illegible] کمند بے خطا حاصل دوہا اسکے [illegible] زلف [illegible]

کمند بے خطا ہین کہ سنجوت اوسکے زنبورہاے سیاہ صحرا کو زار ہوئے اور
انسام ہار ہا زیر زمین پوشیدہ ہوئین اور ستک کو حلقہ بگوش کر رکہا ہے ؛

دوہا ایضاً

تِل بَنکٹ بھر کُٹی رَتن سُو سُو بہا جَنیہ جاگ

اَدہر دَہنک سَنوٗن نِرکہہ کی پانک پسارت کاک

تل بنکٹ خال کج بھر کُٹی ابرو سو بہا خوبصورتی جیہ جاگ خوش
آیند دل ہے ادہر لب دہنک کمان نرکہہ دیکہکر پانک بازو پر پسارت
کہولتا ہے کاک زاغ حاصل دوہا نازنین کے ہر دو ابرو کا لطف
سے باہم ملنا اور بالاے ہر دو ابروکے خال سیاہ کج کا ہونا دلکو نہایت خوش
آیندہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لب کمان کو دیکہکر زاغ خوف زدہ ہر دو بازو
اپنے بارادہ پرواز بار بار کشادہ کرتا ہے خال مراد از زاغ و ہر دو ابرو مراد
از ہر دو بازوے زاغ و لب مراد از کمان ؛

دوہا ایضاً

مِیتٹ مِیتٹ بِدہ بِدہ نِہچت لو لِکہہ اُدیان لکّ

جگ بِیتی نِہچت کرت نِہچت بھیو سو مکّ

میت میٹ مٹا مٹا کر بدہ بدہ طرح طرح نہچت اطمینان خاطر اودیان
مثال لکّ لکہا جگ زمانہ دراز نہچت یقین و اطمینان مکّ گنگ
حاصل دوہا تیرے چہرہ کی نظیر کو بہتون نے باطمینان خاطر طرح طرح
سے لکہکر مٹا مٹا کر پہر لکہا اور نقل مطابق اصل مین اطمینان کرنا چاہا مگر مدت دراز

گذر گئی اور اطمینان نہوا اور جسکو اطمینان ہوا وہ گنگ ہوگیا بمصداق اینکہ مصرعہ

آنرا کہ خبر شد خبرش باز نیامد

دوہا ایضاً

توکہہ پانپ امیہ ندہ دیکہت نیت نہ کات

نین بچتر اکہت بب پیوت ہون نہ اگہات

پانپ امیہ آبحیات ندہ دریا نہ کات خارج از بیان بچتر عجیب اکہت خارج از بیان بب دونون حاصل دوہا تیرے چہرہ کی خوبی دریاے آبحیات ہے کہ صفت اوسکی خارج از بیان و متعلق بہ معاینہ ہے علے ہذا القیاس دونون آنکھون عجیب سیری کی یہی صفت نہین ہوسکتی کہ شب و روز اوس آبحیات کو نوش کرتی ہین اور سیر نہین ہوتین ؎

دوہا ایضاً

پریتم نین ترنگ چڈہ چہا نہ جومیات آی

من پارا گہٹ کوپ تین ابہر ڈرہون دس جای

پریتم معشوق نین آنکہین ترنگ اسپ میات ڈالتا ہے من دل پارا سیماب گہٹ کوپ چاہ دل حاصل دوہا ایک چاہ ہے کہ جسمین سیماب رہتا ہے وہان کے باشندہ کسی تاریخ معینہ پر ایک نازنین کو اسپ پر سوار کرکے اوس چاہ پر لیجاتے ہین وہ نازنین اسپ سوارہ اوس چاہ مین اپنے سایہ کو ڈالتی ہے یعنی جہانکتی ہے بمجرد اوسکے دیکھنے کے چاہ سے سیماب جوش زن ہوکر نہایت تیزی سے اوسکا تعاقب کرتا ہے اور وہ اسپ کو نہایت

خیز کر کے جان بر ہوتی ہے ورنہ سیماب اوسکو مع اسپ چاہ مین لیجا کر غرق کر لیتا ہے اور سیماب دو سہ کروہ حد معینہ تک اوسکا تعاقب کرتا ہے راہ مین مردمان دہان کے اکثر مغاک کہود دیتے ہین اون مغاکون مین جا بجا پارہ بھر رہتا ہے اوسکو وہ لوگ لیکر فروخت کر کے اپنی شکم پروری کرتے ہین -
شیخ شاہ محمد کہتے ہین کہ معشوقہ کی آنکھین کہ سوار شدہ اسپ شوخی ہین جسوقت میری طرف دیکھتے ہین چاہ جسم سے دل بیقرار ہوکر مثل سیماب دونون آنکھون معشوقہ کا تعاقب کرتا ہے کہ اونکو گرفتار کرے ؛

دوہا ایضاً

مرگ نینی مرگ راج کٹ مرگ باہن مکھ چاہ

مرگ انگ مرگمد تلک مرگ رپھیت سر ناہ

مرگ نینی آہو چشم مرگ راج کت یوز کمر مرگ باہن مکھ ماہ رو چاہ ہی جسکا مرگ انگ نازک اندام مرگ مد تلک قشقہ مشک مرگ رپھیت آہو فریب سر ناہ تیر ہے جسکا حاصل دوہا آہو چشم یوز کمر ماہ چہرہ نازک اندام مشک کا قشقہ پیشانی پر لگائے ہوئے ہے کہ آہو جسکی تیر نگاہ کا کشتہ و فریفتہ ہوتا ہے اس دوہے مین لطف رعایت لفظی ہے ؛

دوہا از چھینا

سا با اکدن یون ہتے ہیتون کھنچلی کاس

بھیٹو کھٹولن کو سمی ایک ایک نہ پاس

آسے شاہ محمد ایک دن وہ جوانی کے تھے کہ نظر آسمان پر تھی یا ایک وقت ہے

کہ چار پائی پر پڑے ہوئے یعنے حالت پیری آگئی اور علاوہ اسکے مہاجرت ہی ہے +

دوہا چنپا

نَاہِن سَاہ بِسَارِئیے یہہ اَدْہَار جِیوَت

ہَم کُمُدن تُم سَرْ دَسَس کَرِیا کَرَن سُوت

ادہار امید جیوت زندہ ہون کمدن نیلوفر سر دسس ماہتاب سوسم سرما حاصل دوہا اے شاہ محمد مجھکو فراموش مت کرو مین اس امید سے زندہ ہون کر تم مثل ماہتاب موسم سرما کے ہو اور مین مثل گل نیلوفر کے پس مجھپر مہربانی واجب ہے ماہتاب موسم سرما نہایت صاف وروشن ہوتا ہے اور گل ہاے نیلوفر کو شگفتہ وشاداب کرتا ہے +

دوہا ایضاً

بِرَہ اُوسَاس جَرَت اَب تِیَہ مُکَت بِن نَاہ

سُنُون سَر اَوَت تَن تَپَت بِرَت جَای وَہ مَاہ

برہ فراق اوساس دم گرم مکت آزاد بن ناہہ غیبت شوہر منون گویا سر اوت سرد کرتی ہے تن جسم تپت سوزان وہ تالاب حاصل دوہا غیبت شوہر مین آزاد عورت غلیان مہاجرت سے دم بدم دم گرم کھینچ کر جلتی ہے مگر وہ دم گرم کا کھینچنا اور جلنا اوسکا اوسکو ایسا تسکین دہ ہے کہ گویا نیم سوختہ آب سرد تالاب مین غوطہ زن ہو کر فی الجملہ تسکین پاوے +

سید نظام الدین متخلص بہ مدہنایک بن سید علاء الدین

بن سید حمزہ بلگرامی قدس سرہ شہرۂ روزگار و در موسیقی ہندی یگانہ ادوار بود در صحبت نکتہ سنجی و لطیفہ گوی میر مجلسی با و مسلم می شد طبع شریفش بعلوم ہندی مائل گشت و در شہر بنارس کتب سنسکرت و بہاکا کسب نمود و مہارت عظیم پیدا کرد و در موسیقی ہندی از علم ناد و تال و سنگیت ساز یکتائی نواخت محقق این فن و نایک وقت شد و دو کتاب تصنیف کرد یکے ناد چندرکا دوم مدہنایک سنگار نقشہائے او مشہور است خواندن او کیفیتے داشت بعض اوقات وحوش باستماع آن در مقام مستی و حیرت فرو میماندند تا بہ انسان چہ رسد سید را با ہندو دخترے سند نام عشق بہم رسید دختر نیز بجذب عشق کامل دل از دست داد سید معشوقہ را گرفتہ بہ شاہ آباد برد و زیور اسلام پوشانیدہ در حبالہ نکاح آورد و غرہ رمضان سنہ یکہزار و نود و نہ بہ گلگشت روضۂ رضوان خرامید چند کبت از وے رحم بقلم می آید

کبت سکیا برنن

سنگ لاگی ڈولت مکر سر ساکرن چیتون پان کو چیرہر کا ہو چیتو ٭

للت رسن دیٹ بولت کلت دنت اکیدہ بسن ادہرن بت ہتو

اوکت ہوت نہ سر یکنتی سار چہیر کنت مکہہ کمتا کو کس کہو کہہ ہتو ٭

روس ہون سو رس ال سنیت ملن جیسین دیوس مکہہ دیکہہ کہسا کا تنی ریو

کبت سکلا اہارکا

چندرا آو دی چلی چند مکہی تن گورہ چندن گہورن کہو ریں ٭

دو مد جوت بری چت جو تہہ نا نون پالی پنکہہ کو رین ٭

جانی نجات جننی جلی جات چہپی نہہ بات سگندہن جورین +

ہاتہہ لین سرپچن کون کیو سرتیخ پر پنجہہ نورین +

کبت نین برنن یعنے دربیان چشم

کاری کجراری انیاری جگ موہنی کو تن بیچ تاری ات ترل تریری ہین
جیسی ہین ساوک جاوک جل پہرین پہرکین سو کیسہو جتن رتی نہ گہیری ہین
لال مدنہا ایک جو میرو من موہنی کو نیپ بچری بچر رہت نہ ہیری ہین
سالو کی سد ہار سو بہا مہا ادہکاری ایسی ہین کی کہلونان نین پیاری پیاری ہین

کجراری سرمہ آلود انیاری نوکدار تاری مردمک چشم ترل تیز د
خوبصورت تریری کج و متحرک ہین ساوک بچہ ماہی جاوک رنگ سرخ
مہاور پٹ پیچ نقاب پیچ نقش سالو دوپٹہ ریشمی نین یعنی کام یعنی حسن مجسم
حاصل دونوں چشم سیاہ سرمہ آلود نوک دار مردم فریب کی بیاض سرخ
مین مردمک چشم اس خوبی سے متحرک ہین کہ گویا بچہ ماہیان آب سرخ مین
بشوخی حرکت و تفرج کرتی ہون مدہنا یک شاعر کا یہ بیان ہے کہ نقش نقاب
مین بہی باز نہین آتی میری طرف دیکہتی اور دلکو فریفتہ کرتی ہین مزید بران
دوپٹہ ریشمی سے نقاب چہرہ کی سنبہال ہین جو خوبی ہے اوسکا بیان نہین
ہوسکتا بہرحال اے نازنین تیری آنکہین حسن مجسم کا بازیچہ ہین +

کبت چکہہ برنن گہونگہٹ مین دربیان چشم اندر نقاب

جُو چترانن چت چاہئے نہ بدہی بدھ بیدن گرنہتہ نہ گای ٭

بہارتہی بھوری کری بہرین جب جوگن جوگ اتھیگنای

جُو کمہ جوت جگی نہ تھکی مدہنا یک کہونکہت چنچل تائی ٭

جہین دو کول چہبی جہلکی اچھمہ براجت اچھہ رہای

چترانن مراد جبرئیل علیہ السلام بدہی ترکیب وصورت بدھ عقلا وفضلا بیدن کتب سماوی گرنہتہ کتب پارینہ تواریخ وغیرہ بہارتہی گویائی جب سبحہ گردانی جوگن اقسام ریاضت جوگ مرتاض مدہنا یک نام مصنف چنچل تائی شوخی جہین باریک دو کول دو پیٹیری چہبی خوبی اچھمہ بےمثل اچھہ چشم حاصل دو پاتری آنکھین جیسی اندر نقاب کے خوشنما ہین اونکی خوبی خیال ملایک مین نہین آتی اور نہ کتب سماوی مین انتہاے صفت اونکی پائی جاتی اور گویائی خود رفتہ ہوکر سرگردان ہے اور مرتاضون نے سبحہ گردانی وریاضت سے بہی برتر خوبی وصفت اونکی بیان کی مدہنا یک کہتا ہے کہ وہ آنکھین چہرہ منور پر ایسی نور فشان ہین کہ حرکت نقاب مانع خوبی اونکی نہین ہوسکتی بلکہ باریک نقاب مین ایسی خوبی وبا وعدیم النظیر ہے کہ چشم جمہور فریفتہ ہوتی ہے ٭

کبت چہند کی سامتا برنن یعنی در بیان داغ سیاہ آفتاب

کوکہے چند کی مرگنک انک دیکہیت کوکہی چہایا چہت بھول پر کاس کی ٭

کوکہی اندہکار ریہو ہی سو دیکہیت کوکہی کالمان کلنک انیاس کی ٭

مدہ کہی سار ہر لینہوں کرتار سب تاہی کی سنواری بہا مان کا بہہ کی بلاس کی

تا دن تین چہاتی چہید پری ہین چہپا کر کی دار بار دیکہت بلتا کاہی کی
مرکنک انک صورت آہو ہو تل زمین کا لمان سیاہی کلنک عیب
انیاس بلا تکلف مدہ مدہنا یک شاعر سار خلاصہ کرتار خالق بہا مان
صورت چہپا کر ماہتاب نیلتا سیاہی حاصل دو ہلا داغ سیاہ ماہتاب
کی نسبت کسی نے بیان کیا کہ ارابہ سواری ماہتاب مین جو آہو ہے سیاہ ہین
یہہ اونکی سیاہی ہے اور کسی نے کہا کہ سایہ زمین کا جو ماہتاب پر پڑتا ہے
یہہ اوسکی سیاہی ہے کوئی کہتا ہے کہ ماہتاب فاسق و فاجر ہے یہہ اوس
عیب کی سیاہی بلا تکلف ہے مدہنا یک شاعر کہتا ہے کہ خالق نے ماہتاب
کا خلاصہ نور و خوبی لیکر زن مہ لقا کہ جسکو شعراے ہندی ضرب المثل خوبی
و خوبصورتی بکلام خود ہا کرتے ہین خلق کیا اور بوجہ نکل جانے خلاصہ نور
کے ماہتاب کے اندر سوراخ ہوگیا ہے اسواسطے سیاہی آسمان کی کہ جو
ماہتاب سے بالاتر ہے براہ سوراخ نظر آتی ہے ٭

دیوان سید رحمت اللہ بن سید خیر الدین بلگرامی محاسب تمانہ
بود و بہ منصب دوصدی و جاگیر از محال ساکن پور سرفراز در تسلیم پور ۱۳ ربیع
الآخر سنہ یازدہ صد و ہیجدہ برحمت حق پیوست در ہندی اوستاد
عصر بود در ایام حکومت جاجمؤ باد فروشی از تلامذہ چنتامن شاعر مشہور ہندی
آوازہ کمال سید شنیدہ خود را بہ حاشیہ محفل شریفش رسانید و دوہا انتخابانہ
از منظومات اوستاد خود خواند سید دران دخل فرمود و سے از اصلاح گذشت
و پیش اوستاد رفت و دخل مذکور نقل کرد وے ہم اعتراف نمود دوہا این است ٭

دوہا

بہیو ہرت اُر کرت ات چنتامن چت چین
وا مرگ نینی کی لکھی واہی کے سے نین

یعنی دل ہی لیتے ہین اور دیتے ہین چنتامن کے دل کو قرار اوس آہو چشم کی آنکھین اوسی کی مثل ہین نے دیکھین یعنے عدیم النظیر ہین انتیا النکار کے خلاف لفظ مرگ نینی اس دوہا مین سید صاحب نے پایا لہذا دخل کیا کہ اس صفت مین مشبہ و مشبہ بہ ایک ہی ہوتا ہے لفظ مرگ نینی مین مشابہت چشم آہو کی آہو سے پائی جاتی ہے لہذا یہہ لفظ خلاف ہے چنتامن نے تسلیم کیا اور بجاے لفظ مرگ نینی لفظ سندر بنا یا سندر کے معنی زن مہ لقا و نازنین کے ہین مصرعہ یہہ ہے

وا سندر کی مین لکھی واہی کیسی نین

کبت چنتامن در صفت شجاعت سید رحمت اللہ

گرب گہہ سنگھہ جیون سبل گل گاج من پر بل گج باج دل ساج دہا یو
بجت اک جھک گھن گھمک دندبھن کی ترنگ گہر دھمک بھوتل ہلا یو
بیر تہہ کہت بہہ کنب ڈر جور سن سین تو سور جیون اور چہا یو
کھو جلیا نج ناہ ستناہ یہہ رحمت اللہ سرناہ آیو

گرب غرور سنگھہ شیر زیان سبل صاحب طاقت گل گاج اظہار جوانمردی وغیرہ پیر بل زبردست گج فیل باج اسپ دل فوج